کی نظر دیکھ پاتی ہے اور نہ ہی سی آئی ڈی اور نہ ہی انصاف و سچائی کا رات دن راگ الاپنے والے لیڈران ملک ہی دیکھ پاتے ہیں اور اگر کسی نے لاکھ کوشش کے بعد ان کو دیکھا بھی دیا تو اسے "ردعمل" کا نام دے کر درگذر کر دیا جاتا ہے۔ اقلیتوں کے ساتھ اس قدر بہیمانہ سلوک اس ملک میں دن کے اُجالے میں بڑی ڈھٹائی سے ساتھ کیا جاتا ہے گوتم بدھ اور مہاتما گاندھی کے اہنسا کا جہاں رات دن جاپ ہوتا ہو اور جہاں جیو اور جینے دو کے فلسفہ کی تمام دنیا والوں کے سامنے تشہیر کی جاتی ہو وہاں اس قسم کی اندھیر گردی سمجھ سے باہر ہے۔ اور یہ بھی ہندوستان ہی کا خاصہ ہے کہ جب یہاں انتخابات کا وقت قریب آتا ہے تو اقلیتوں پر اگر ایک طرف سے نوازش و کرم ہوتی ہے تو دوسری طرف سے ان کو ستانے' ڈرانے' دھمکانے کا دور شروع ہو جاتا ہے بلکہ یہ بات تو انتخاب کے ختم ہوتے ہی آئندہ دوسرے انتخابات کی تیاری کے لئے فوراً ہی شروع ہو جاتی ہے اگر ایک جماعت انتخاب میں بازی مار کر حکومت کی کرسی پر قابض ہو جانا چاہتی ہے تو ایک سانس میں تو اقلیتوں کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر خود بولے گی لیکن دوسرے سانس میں وہ اپنی ہی حریف پارٹی کو آنکھ مار دے گی کہ جاؤ تم اقلیتوں کو ڈراؤ' دھمکاؤ' ستاؤ اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرو' قانون کی پرواہ کیے بغیر' اقتدار پر قبضہ جمانے یا جمائے رکھنے کے لئے تختۂ مشق بنایا جاتا ہے اقلیتوں کو' یہ ہے ہندوستان کی ایک بڑی اقلیت کی حیثیت و درگت۔ یعنی ہندوستان کی ایک بڑی اقلیت صرف اقتدار پرستوں کا کھیل ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی اور کوئی بساط ہی نہیں ہے جتنی پارٹیاں ہیں وہ سب کوئی سِل ہے تو کوئی بٹّہ' اور اقلیتیں مصالحہ ہیں' دال بھاجی یا چٹنی' اس سے زیادہ اور کوئی وقعت نہیں ہے یہاں کی اقلیتوں کی ــــ یہ ہندوستان کے لئے تو ہے ہی شرم کی بات' انصاف و انسانیت کے نام لیواؤں کے لئے بھی یہ غیرت کی بات ہی ہے ــــ

اس سلسلے میں ہندی روزنامہ "نو بھارت ٹائمس" کے ۱۲ اپریل ۱۹۹۱ء کے اداریہ کا یہ اقتباس بھی ملاحظہ کریں:

"کسی ملک کے اکثریتی سماج میں رواداری اور سیاسی خود اعتمادی کتنی ہے اسے